واعظ الجمعہ
سرمایہ دارانہ نظام (Capitalism)
اور
اور اس کے نقصانات
مدیر
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
مفتی محمد احتشام قادری
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

سرمایہ دارانہ نظام (Capitalism)

اور اس کے نقصانات

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی محمد احتشام قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

سرمایہ دارانہ نظام (Capitalism) اور اس کے نقصانات

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

سرمایہ دارانہ نظام کی تعریف

برادرانِ اسلام! سرمایہ دارانہ نظام کو جدید اصطلاح میں کیپٹلزم (Capitalism) کہتے ہیں، اس سے مراد ایک ایسا مُعاشی نظام ہے جس میں کسی ملک کی تجارت اور صنعت کو ریاست کے بجائے نجی مالکان کے ذریعہ کنٹرول (Control) کیا جاتا ہے، اور منافع بھی نجی مالکان (Private Owners) کماتے ہیں، اس نظام میں کرنسی (Currency) چھاپنے کا اختیار حکومت یا پرائیوٹ بینک (Private Bank) کے اختیار میں ہوتا ہے، اس نظام میں نجی شعبہ کی ترقی معکوس (Reverse Development) نہیں ہوتی، بلکہ سرمایہ داروں (Capitalists) کی ملکیت میں سرمایہ کا اِرتکاز (Concentration) ہوتا ہے، اور امیر امیر تر ہوتا چلا جاتا ہے!۔

سرمایہ دارانہ نظام (Capitalism) کو آزاد منڈی کا نظام بھی کہا جاتا ہے، اور عام طور پر یہ ایک غلطی فہمی ہے کہ سرمایہ دارانہ نظام صرف ایک مُعاشی نظام ہے، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ سرمایہ دارانہ نظام باقاعدہ ایک مکمل نظامِ حیات ہے، جس نے زندگی کے تمام شعبوں کو گھیر رکھا ہے۔ یہ نظام نہ صرف معیشت کو کنٹرول کرتا ہے، بلکہ یہ اَخلاقیات، تہذیب اور عقائد و نظریات کو بھی تبدیل کرتا چلا جارہا ہے!!

اس نظام کی بنیاد ایڈم سِمتھ (Adam Smith) نے رکھی، جو ایک برطانوی فلسفی اور ماہرِ اقتصادیات (Economist) تھا۔ سرمایہ دارانہ نظام (Capitalism) کے حامیوں کا کہنا ہے کہ "ذاتی منافع کے حُصول، اور ذاتی دَولت وجائیداد، اور پیداواری وسائل رکھنے میں ہر شخص مکمل طور پر آزاد ہے، لہذا حکومت کی طرف سے اس پر کوئی پابندی نہیں ہونی چاہیے"[1]۔

سرمایہ دارانہ نظام کا آغاز اور غلبہ

حضراتِ ذی وقار! سرمایہ دارانہ نظام (Capitalism) ایک خدا دُشمن نظامِ زندگی ہے، جس میں ہیومن بینگ (Human Being) اپنی اُلوہیت اور رُبوبیت کا اِظہار کرتا ہے۔ "تیرہویں صدی عیسوی میں اس نظام کو ہمہ گیر طَور پر سب سے پہلے اٹلی (Italy) کے کچھ شہروں میں اپنایا گیا، یہ شہر پوپ (Pope) اور یورپی نظامِ اقتدار (European System of Power) سے کافی حد تک آزاد تھے، ان شہروں میں سب سے اہم نیپلز (Naples)، فلورنس (Florence)، میلان (Milan)، اور وینس (Venice) تھے۔ پوپ (Pope) کے نظامِ اقتدار کا نام "ہولی رومن ایمپائر" (Holy

---

(۱) دیکھیے: "سرمایہ داری نظام" وکی پیڈیا، آزاد دائرۃ المعارف۔

(Roman Empire) تھا، یہ (نظامِ اقتدار) شارلیمن (Charlemagne) کی فُتوحات کے بعد آٹھویں صدی عیسوی میں قائم ہوا، اور تقریبًا سات ۷ سو سال تک کسی نہ کسی شکل میں قائم رہا، "ہولی رومن ایمپائر" (Holy Roman Empire) کو پوپ (Pope) اور فرانس وانگلستان (France and England) وغیرہ کی بادشاہتوں نے جنگوں کے ذریعے کمزور کر کے بے اثر کر دیا تھا، پھر بورژوا (Bourgeoisie) نامی طبقے کا سیاسی غلبہ ہوا، یہ طبقہ بینَ الاَقوامی سطح پر سُودی لین دَین، تجارت اور جہاز رانی کرتا تھا، اس طبقے میں یہودی نمایاں حیثیت کے مالک تھے، اسی طبقے نے بینکاری (Banking) اور فائنانس سسٹم (Finance System) اِیجاد کیا، اور اس طرح ان شہروں میں پہلی بار سرمایہ دارانہ ریاست قائم ہوئی، اور ان ریاستوں نے آزادی اور ترقی کو بحیثیت قومی اَہداف اپنایا۔

پندرہویں صدی عیسوی میں ان اِطالوی شہروں (Italian Cities) کے سربراہ، یورپ (Europe) کے امیر ترین تاجر، ساہوکار (Money lender) اور سٹہ باز (Bettor) لوگ بن گئے، پھر پورے یورپ (Europe) میں ساہوکاری (Money lending)، بینکاری (banking)، سٹہ بازی (betting) اور سرمایہ دارانہ زَر (Capitalist wealth) کا جال بچھا دیا گیا، سرمایہ دارانہ زَر سے مراد وہ زَر ہے جو سُودی لین دَین کی بنیاد پر بینکاری نظامِ زَر تخلیق کرتا ہے، اور اس کے پیچھے صرف سرمایہ دارانہ ریاست کا اعتبار ہوتا ہے، سرمایہ دارانہ زَر کی قدر (Value) کسی دوسری چیز مثلاً سونا، چاندی اور اَجناس وغیرہ میں متعیّن نہیں، بلکہ آج کل سرمایہ دارانہ زَر کا تحفظ اندرجات کی شکل اختیار کر گیا ہے، اور یوں اٹھارہویں صدی عیسوی کے وسط تک پورے یورپ (Europe) پر سرمایہ دارانہ نظام غالب آ گیا"[۱]۔

(۱) "سرمایہ داری کے نقیب" سرمایہ داری کا تعارف، سرمایہ داری کی تاریخ، ص۱۸، ۱۹۔

سرمایہ دارانہ نظام کی اَخلاقیات اور مُعاشی تھیوری

عزیزانِ محترم! "سرمایہ دارانہ نظام (Capitalism) کا قیام واستحکام اس بات پر منحصر ہے، کہ حسد اور حرص (لالچ) عام ہو، ہر انسان حریص (لالچی) ہو، اور زیادہ سے زیادہ مال جمع کرنے کی خواہش رکھتا ہو، اور اس خواہش کی تکمیل کے لیے ہر دوسرے شخص کو اپنا حریف (مخالف ومقابل) سمجھے، اور اُس سے سبقت لے جانے کی کوشش کرے، سرمایہ دارانہ نظام کی اخلاقیات مذکورہ بالا انہی بنیادوں پر قائم ہے۔ نیز اس نظام کی مُعاشی تھیوری (Economic Theory) اس مفروضہ (Assumption) پر قائم ہے، کہ ہر شخص فطرۃً خود غرض ہے، اور زیادہ سے زیادہ حُصولِ لذّت اس کی فطرت کا تقاضا ہے"[1]۔

سرمایہ دارانہ نظامِ معیشت کے بنیادی سُتون

حضراتِ محترم! سوشلزم (Socialism)، کیپٹلزم (Capitalism) اور مخلوط معیشت (Mixed Economy) سمیت مغربی ممالک (Western Countries) کا پورا مُعاشی نظام جن ستونوں پر قائم ہے، اُن میں سے چند حسبِ ذیل ہیں:

(۱) سُودی لین دَین

سرمایہ دارانہ نظام (Capitalism) کی بقاء واستحکام کا تمام تر انحصار سُودی لین دَین پر ہے، مغربی سرمایہ دار ممالک (Western Capitalist Countries) سُودی شکنجے میں جکڑ کر ترقی پذیر ممالک کی معیشت کو تباہ وبرباد کرتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ ترقی پذیر ممالک کی معیشت سنبھلنے کا نام ہی نہیں لیتی، بلکہ وہ روز

---

(۱) دیکھیے: "سرمایہ دارانہ نظام ایک تنقیدی جائزہ" "سرمایہ دارانہ نظام، ص۱۱۲، ملخصًا۔

بروز آئی ایم ایف (IMF) اور عالَمی بینک (World Bank) جیسے مالیاتی اداروں کے قرضوں میں بُری طرح پھنستے چلے جاتے ہیں!!۔

(۲) سونے چاندی کے بجائے کاغذی کرنسی کو رائج کرنا

سرمایہ دارانہ نظام (Capitalism) کی کامیابی کی دوسری بڑی وجہ کاغذی کرنسی (Paper Currency) ہے۔ سرمایہ دارانہ نظام نے کاغذی نوٹ کو سونے کی قدر سے آزاد کر دیا ہے، جبکہ حکومتی بینک پہلے صرف سونے کی مقدار کے برابر ہی نوٹ چھاپ سکتے تھے، اور نوٹ بطور حکومتی گارنٹی جاری کیا جاتا تھا، لیکن سرمایہ دارانہ نظام نے اُس کی جگہ اب لوگوں کے ہاتھوں میں بلاکسی ضمانت اور اصل قدر (Value) کے، صرف کاغذی کرنسی (Paper Currency) تھمادی ہے، بلکہ اب تو پلاسٹک (Plastic) سے بنے ماسٹر کارڈز (Master Cards)، کریڈٹ کارڈز (Credit Cards) اور بِٹ کوئین (Bitcoin) جیسی ڈیجیٹل کرنسی (Digital Currency) بھی متعارف کرائی جاچکی ہے؛ تاکہ زیادہ نوٹ چھاپنے کی بھی ضرورت نہ رہے، صرف اپنے موبائل فون (Mobile Phone)، اے ٹی ایم مشین (ATM Machine) اور کمپیوٹر (Computer) میں چند ہندسے انٹر (Enter) کرنے سے پیسے وُجود میں آجاتے ہیں۔

میرے محترم بھائیو! جب تک بطور کرنسی (Currency) سونے چاندی کے سکّے رائج تھے، تب تک ایسا کرنا ممکن نہیں تھا، لہذا مغربی سرمایہ دارانہ نظامِ معیشت (Western Capitalist Economic System) نے سونے چاندی کے سکّے ختم کر کے ہمارے ہاتھوں میں کرنسی (Currency) کے نام پر کاغذ کی رسیدیں تھما دی ہیں، اور سب سے بڑے سرمایہ دار ملک امریکہ (America) کو اس کا فائدہ یہ ہوا، کہ اُس کا مرکزی بینک (FED) جب چاہے ایک دن میں ایک ہزار اَرب ڈالر

(A thousand Billion Dollars) کی دَولت پیدا کر سکتا ہے، اور دنیا کی جو چیز چاہے خرید سکتا ہے، جبکہ ہم اپنی کرنسی (Currency) کے ذریعے ایسا نہیں کر سکتے؛ کیونکہ سرمایہ دار ملک امریکہ (America) نے عالَمی سطح پر یہ قانون بنا دیا ہے، کہ کوئی بھی ملک کسی دوسرے ملک سے ڈالر (Dollars) کے سِوا باہم تجارت نہیں کر سکتا!!

(۳) بینکاری نظام

بینکاری نظام (Banking System) بھی سرمایہ دارانہ نظام کا ایک اہم سُتون ہے؛ کیونکہ بینکوں کے ذریعے ہی سُودی لین دَین اور کاغذی کرنسی وغیرہ کا اِطلاق کیا جاتا ہے، اور ترقی پذیر ممالک اور غریبوں کو بھاری شرح سُود (Interest Rates) پر قرض دے کر اپنے شکنجے میں جکڑا جاتا ہے، اس طرح سرمایہ دارانہ نظام کو مزید اِستحکام بخشا جاتا ہے۔

(۴) بینَ الاَقوامی تجارت پر قبضہ

سرمایہ دارانہ نظام کا ایک اہم سُتون "بینَ الاقوامی تجارت" ہے، مغربی سرمایہ دار ممالک بینَ الاقوامی تجارت کو ڈالر (Dollar) کے ذریعے کنٹرول کیے ہوئے ہیں، لہٰذا آج دنیا کی تقریبًا ۸۹ فیصد تجارت ڈالر (Dollar) میں ہو رہی ہے، اور ڈالر کو چھاپنے کا اختیار امریکہ کے سِوا کسی کو حاصل نہیں، وہ جب چاہے جتنا چاہے ڈالر چھاپ کر ترقی پذیر ممالک کی مارکیٹوں میں براہِ راست مداخلت کرتا ہے، پھر مختلف حیلے بہانوں سے اُن پر پابندیاں لگا کر ان مارکیٹوں میں اپنا سامان بیچتا ہے!!

(۵) شیئرز کے ذریعے دوسرے ملکوں کے وسائل پر قبضہ

سرمایہ دارانہ نظام میں اسٹاک مارکیٹ (Stock Market) کو بڑی اہمیت حاصل ہے، اس مارکیٹ کے ذریعے سرمایہ دار ممالک کسی بھی ملک میں نجکاری کے عمل کو تیز

کرکے، اُن کے اہم اداروں کے شیئرز (Shares) خریدتے ہیں، اور پھر وہاں کے وسائل پر قابض ہوجاتے ہیں، نیز اُن کی ملکی پالیسیوں پر بھی براہِ راست اثرانداز ہوتے ہیں!!

(۶) پرائیویٹائزیشن کا عمل

سرمایہ داری نظام میں نجکاری (Privatization) کو خاص اہمیت حاصل ہیں، سرمایہ دار ممالک جب کسی ملک کے وسائل پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں، تو پہلے اُسے غیر ملکی قرضوں کے بوجھ تلے دفن کرتے ہیں، جب وہ ملک مُعاشی طور پر مکمل ناکام ہو جائے، تو اُس کی حکومت کو اس بات پر مجبور کیا جاتا ہے کہ ملکی اَثاثوں اور اداروں کی نجکاری (Privatization) کرے، پھر جب کوئی حکومت ایسا کرتی ہے تو مغربی سرمایہ کار اُس ملک کے اہم اَثاثوں اور اداروں کو کوڑیوں کے بھاؤ خرید کر اُس کے وسائل پر قابض ہوجاتے ہیں! ہماری ملکی تاریخ میں کراچی کی "پاکستان اسٹیل مل (Pakistan Steel Mill)" کی چند کوڑیوں کے عوض نجکاری کی ناکام کوشش اس کی واضح مثال ہے!!

(۷) آئی ایم ایف اور ورلڈبینک کے ذریعے سُودی قرضوں کی فراہمی

آئی ایم ایف (IMF) اور ورلڈبینک (World Bank) کے پلیٹ فارم سے، ترقی پذیر اور پسماندہ ممالک کو بھاری شرح سُود اور کڑی شرائط پر قرضوں کی فراہمی بھی، سرمایہ دارانہ نظام کا ایک اہم سُتون اور ہتھیار ہے۔ جو ممالک اپنی مُعاشی بدحالی کے باعث ان عالَمی مالیاتی اداروں سے قرض لیتے ہیں، یہ ادارے اُن ملکوں کی پالیسیوں پر اثرانداز ہوتے ہیں، اور انہیں اپنی عوام پر زیادہ سے زیادہ ٹیکس (Tax) لگانے، فحاشی و بے حیائی، اور مغربی کلچر (Western Culture) کو عام کرنے، اور ملک کے ناپسندیدہ عناصر کے لیے نرمی اختیار کرنے پر زور دیتے ہیں۔ گزشتہ ماہ آئی ایم ایف (IMF) کی طرف سے ملنے والی اِمداد کو قادیانی عبادت گاہوں کے تحفظ سے مشروط کیا جانا، اس کی تازہ ترین مثال ہے!!

سرمایہ دارانہ نظامِ مُعاشرت کے بنیادی عقائد و نظریات

سرمایہ دارانہ نظام صرف مُعاشی نظام نہیں، بلکہ یہ ایک مُعاشرتی نظام بھی ہے، جو بنیادی طور پر حسبِ ذیل تین ۳ عقائد کا حامل ہے: (۱) فریڈم (Freedom)، (۲) ایکویلیٹی (Equality)، (۳) اور پروگریس (Progress)۔

جو شخص ان عقائد و نظریات پر اِیمان لاتا ہے وہ سرمایہ دار ہے، اور سرمایہ دارانہ زندگی اختیار کرتا ہے، ہر وہ مزدور جو عقیدۂ فریڈم (Freedom)، ایکویلیٹی (Equality) اور پروگریس (Progress) پر اِیمان لے آئے، اور سرمایہ دارانہ طرزِ زندگی اختیار کرے، وہ اپنی تمام تر مفلوک الحالی کے باوُجود سرمایہ دار شمار کیا جائے گا، جبکہ اس کے برعکس حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور حضرت سیّدنا عبد الرحمن بن عَوف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنی تمام تَر دولت مندی کے باوُجود سرمایہ دار نہیں تھے؛ کیونکہ وہ فریڈم، ایکویلیٹی اور پروگریس پر اِیمان نہیں لائے تھے، جب ہم یہ دعوی کرتے ہیں تو ہم فریڈم، ایکویلیٹی اور پروگریس (ترقی) کے وہ مَطالب (ومَعانی) قبول کر لیتے ہیں جو تاریخ میں درج ہیں۔

(۱) فریڈم (Freedom)

فریڈم (Freedom) سرمایہ دارانہ نظام کی بنیادی قدر ہے، اور اس نظام کے پَیرو کاروں کا بنیادی عقیدہ و نظریہ ہے کہ "انسان کے سِوا کوئی معبود نہیں" اور اس کا معنیٰ و مفہوم یہ ہے کہ انسان اپنی ذات اور اس کائنات کا خالق ہے، نیز خیر و شَر کا تعیّن ارادۂ انسانی کے اظہار کے علاوہ کچھ نہیں، فریڈم (Freedom) خیرِ مطلق ہے، اور فریڈم سے مراد یہ ہے کہ انسان کا اختیار کائنات پر لامحدود ہوتا چلا جائے؛ کیونکہ انسان اُصولاً آزاد ہے، اور وہ اپنے اندر یہ صلاحیت رکھتا ہے کہ قائم بذات اور خالقِ کائنات بن جائے۔

سرمایہ دارانہ نظامِ مُعاشرت پر یقین رکھنے والوں کا یہ عقیدہ سراسر کفر پر مبنی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿ اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَ اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّ خَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَ قَلْبِهٖ وَ جَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةًؕ فَمَنْ یَّهْدِیْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴾[1] "بھلا دیکھو تو وہ جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا اٹھہرا لیا (یعنی اپنی خواہش کا تابع ہوگیا، اور جسے نفس نے چاہا پوجنے لگا) اور اللہ نے اُسے باوصف علم (یعنی حق کی پہچان ہونے) کے (باوُجود) گمراہ کیا، اور اُس کے کان اور دل پر مُہر لگا دی، اور اُس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا، تو اللہ کے بعد اُسے کون راہ دکھائے؟! تو کیا تم دھیان (غور وفکر) نہیں کرتے؟!"۔

(۲) ایکویلیٹی (Equality)

سرمایہ دارانہ نظام کے پَیرو کاروں کا دوسرا عقیدہ ایکویلیٹی (Equality) ہے، اور ایکویلیٹی سے ان کی مراد یہ ہے کہ "ہر انسان اپنی مطلق العنان رُبوبیت (خدائی) کا دعوی کرنے میں (معاذاللہ) یکساں حق بجانب ہے" یعنی ہر شخص اپنا خیر وشر متعیّن کرنے میں کسی خدا اور دِین کا محتاج وپابند نہیں، بلکہ آزاد اور مُساوی حق رکھتا ہے، اور اس فریڈم (Freedom) میں تمام انسان برابر ہیں۔ گویا یہ عقیدۂ نبوّت ہی کا رَد ہے، عقیدۂ ایکویلیٹی (Equality) اور فریڈم (Freedom) کے مطابق انسان اُصولاً آزاد اور عملاً مجبور ہے؛ کیونکہ اس کی آزادی کو مادّی ومُعاشرتی قوتیں محدود کرتی ہیں، لہذا انسان (معاذاللہ) اپنی اُلوہیت (خُدائی) منوانے کے لیے مستقل جدوجہد کرنے پر مجبور ہے، اور انسان کی اُصولی مطلق العنان رُبوبیت کی عملی

---

(۱) پ۲۵، الجاثیة: ۲۳.

تشریح کا ذریعہ سرمایہ کاری ہے، لہذا انسان کی اُلوہیت پر اِیمان لانے والا ہر شخص سرمایہ دارانہ عملیات (Processes) میں حصہ لینے پر مجبور رہے۔

اللہ تعالی کی اُلوہیت میں ہمسری کا دعوی شرک ہے

اسلامی تعلیمات کے مطابق اللہ رب العالمین کی اُلوہیت میں ہمسری کا دعوی شرک ہے، اللہ ربّ العالمین وحدہٗ لاشریک ہے، ذات، صفات یا عبادت میں اس کا کوئی ہمسر نہیں، وہ واجب الوُجود ہے، ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، اور قرآنِ کریم میں واضح طور پر شرک سے منع فرمایا گیا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا﴾[1] "اللہ کی بندگی کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ!"۔ صدر الاَفاضل مفتی سیّد محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "نہ جاندار کو، نہ بے جان کو، نہ اُس کی رُبوبیت میں، نہ اُس کی عبادت میں (کسی کو شریک ٹھہراؤ)"[2]۔

ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ﴾[3] "یقیناً جو اللہ کا شریک ٹھہرائے، تو اللہ نے اس پر جنّت حرام کردی، اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے، اور ظالموں کا کوئی مدد گار نہیں!"۔ لہذا سرمایہ دارانہ نظام کا عقیدۂ مُساوات اسلامی تعلیمات کے مطابق خالصۃً شرک ہے، اور اس سے بچنا لازم لازم ہے!!

---

(١) پ٥، النساء: ٣٦.

(٢) "تفسیر خزائن العرفان" پ٥، النساء، زیرِ آیت: ٣٦، ١٦١۔

(٣) پ٦، المائدة: ٧٢.

(۳) پروگریس (Progress)

سرمایہ دارانہ نظام سے قبل کسی نے "پروگریس" (ترقی) کو بطورِ عقیدہ نہیں اپنایا، سرمایہ دارانہ نظام میں پروگریس (Progress) سے مراد یہ ہے کہ سرمائے میں لامحدود اور مسلسل اِضافہ ہوتا رہے۔ نیز سرمایہ دارانہ نظام میں ہر شہری کا یہ حق اور فرض (مجبوری) ہے، کہ اپنی زندگی آزادی اور سرمایہ میں اِضافے کے لیے صَرف کرے، جو شخص اپنی زندگی کو سرمایہ کی بڑھوتری (اِضافہ) کے عمل میں نہیں گزارتا، وہ انسان (Human) نہیں؛ کیونکہ وہ سرمایہ دارانہ نظام کے نظریہ "اُلوہیتِ انسانی" (انسان کی خُدائی) پر ایمان نہیں لایا۔

اسی بنیاد پر امریکیوں نے دو ۲ کروڑ ریڈ انڈینز (Red Indians) لوگوں کو سولہویں سے اُنیسویں صدی (تین ۳ سَو سال) تک قتل کیا، اور اس قتلِ عام کا جواز یہ پیش کیا کہ ریڈ انڈینز (Red Indians) اور بھینسوں کا قتلِ عام جائز ہے؛ کیونکہ نہ بھینسیں ہیومن (Human) ہیں اور نہ ریڈ انڈینز (Red Indians)؛ کیونکہ دونوں نے امریکہ (USA) کی زرخیز زمینوں پر قبضہ کرکے سرمایہ میں اِضافے (Capital growth) کے عمل کو ناممکن بنادیا ہے۔ اسی طرح مشہور امریکی فلسفی والزر (Walzer) نے اَفغان مجاہدین کے قتلِ عام کا جواز پیش کرتے ہوئے کہا کہ "مجاہدینِ اسلام ہیومن (Human) نہیں بلکہ وحشی درندے ہیں، اور ترقی کے عمل میں رکاوَٹ ہیں"[1]۔

ہمارا مقصدِ حیات مال ودَولت نہیں بلکہ عبادتِ الٰہی ہے

مال ودَولت کمانا انسان کا مقصدِ حیات نہیں بلکہ ضرورت ہے، جیسا کہ ارشادِ

---

(۱) دیکھیے: "حقوق العباد اور ہیومن رائٹس میں فرق" واعظ الجمعہ یکم ستمبر ۲۰۲۳ء۔

باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ﴾[1] "میں نے جن اور آدمی اپنے ہی لیے بنائے کہ میری بندگی کریں" لہٰذا ضرورت کو ضرورت کی حد تک ہی رکھا جائے تو بہتر ہے، البتہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ضرورت سے زیادہ مال کمانا ناجائز وحرام ہے، اگر انسان کی نیّت اچھی ہو، اور وہ رزقِ حلال کمانا چاہتا ہو تو اُس کا مال ودَولت کمانا اور اُمورِ دنیا میں مشغول رہنا بھی عبادت ہے، جیسا کہ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضور نبئ کریم ﷺ نے فرمایا: «إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى»[2] "تمام اعمال کا دارومدار نیتوں یعنی سچے ارادوں پر ہے، اور ہر عمل کا نتیجہ انسان کو اس کی نیّت کے مطابق ہی ملے گا"۔ ہاں اس بات کا لحاظ رکھنا انتہائی ضروری ہے، کہ رزقِ حلال کی تلاش اور مصروفیت میں دیگر فرائض وواجبات میں کوتاہی نہ برتے، اور انہیں پابندئ وقت کے ساتھ ادا کرتا رہے!۔

سرمایہ دارانہ نظام کے چند دیگر گمراہ کن اَفکار ونظریات

سرمایہ دارانہ نظام (Capitalism) کفر وشرک پر مبنی، مذکورہ بالا صرف تین ۳عقائد (مادر پدر آزادی، مُساوات یعنی اللہ تعالیٰ کی ہمسری وبرابری، اور حلال وحرام کا فرق کیے بغیر سرمائے میں بے پناہ اِضافہ وترقی) پر مشتمل نہیں، بلکہ اس کے چند دیگر گمراہ کُن اَفکار ونظریات بھی ہیں، جن میں ہیومن رائٹس (Human Rights)، سیکولرازم (Secularism)، لبرل اِزم (Liberalism) اور نیشنل اِزم (Nationalism) وغیرہ بھی خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

---

(۱) پ۲۷، الذاريات: ٥٦.

(۲) "صحيح البخاري" كتاب بدء الوحي، ر: ۱، صـ۱.

ان اَفکار و نظریات کا ہم پر کس قدر غلبہ ہے؟ اس کا اندازہ اس بات سے خوب لگایا جاسکتا ہے کہ ہماری پارلیمنٹ (Parliament) ہو، یا سپریم کورٹ (Supreme Court)، الیکٹرانک میڈیا (Electronic Media) ہو، یا پرنٹ میڈیا (Print Media)، کالج (College) ہو، یا یونیورسٹی (University)، اقوامِ متحدہ کا پلیٹ فارم (United Nations Platform) ہو، یا کوئی مقامی سیمینار (Local Seminar)، ہر طرف سرمایہ دارانہ نظام کی انہی اصطلاحوں (Terms) اور اَفکار و نظریات کی بازگشت سنائی دیتی ہے۔ لہذا ضرورت اس اَمر کی ہے کہ ہم سرمایہ دارانہ نظام کے اَفکار و نظریات، مثلاً ہیومن رائٹس (Human Rights)، سیکولرازم (Secularism)، لبرل اِزم (Liberalism) اور نیشنل اِزم (Nationalism) سے ہرگز متاثر نہ ہوں، اور اسلامی تعلیمات پر عمل کو یقینی بنائیں، ہیومن رائٹس کا ڈھنڈورا پیٹنے کے بجائے حقوق العباد کی ادائیگی کو اپنی ترجیح بنائیں، اپنی سوچ کو لبرل (Liberal) اور سیکولر (Secular) زَدہ کرنے کے بجائے قرآن وسنّت کے مطابق بنائیں، اور قوم پرستی جیسی محدود سوچ اپنانے کے بجائے ایک اُمّت کی شکل میں متحد و مضبوط رہیں!۔

مَوجودہ دَور میں اسلام کا اصل حریف سرمایہ دارانہ نظام ہے

"مَوجودہ دَور میں اسلام کا اصل حریف "سرمایہ دارانہ نظام اور طرزِ حیات" ہے، عیسائیت، یہودیت، ہندومَت اور دیگر تمام نظام ہائے زندگی، سرمایہ دارانہ نظام (Capitalism) نے مسخّر (زِیر) کرلیے ہیں، بلکہ یہ سب کے سب آج سرمایہ دارانہ نظام کے آلۂ کار بن کر رہ گئے ہیں، ان سب نے سرمایہ دارانہ علمیت (تصوّرِ علم) کو حق تسلیم کرلیا ہے، اور انہوں نے سرمایہ دارانہ نظام کی ماتحتی قبول کرلی ہے، اور یہ سب اپنی آفاقیت کے دعوؤں سے دستبردار ہو کر کسی نہ کسی سرمایہ دارانہ نظریہ (بالخصوص

لبرل اِزم اور نیشنل اِزم) کا شاخسانہ بن کر رہ گئے ہیں، لہذا آج تحفظ اور غلبۂ دین کی جدوجہد کو صرف عیسائیت، یہودیت اور ہندو مت سے مقابلہ پر مرکوز کرنا دانشمندی نہیں؛ کیونکہ عملی طَور پر یہ (مذاہب) آج سرمایہ دارانہ مُعاشرت وریاست کا جُزو بن چکے ہیں، لہذا اگر ہماری جدوجہد صرف عیسائیت، یہودیت اور ہندومَت سے مقابلہ پر مرکوز رہی، تو خدانخواستہ اس بات کا شدید خطرہ وخدشہ ہے کہ اسلامی نظام اور طرزِ زندگی بھی سرمایہ دارانہ مُعاشرت اور ریاست میں سمو جائے گا، اور عیسائیوں، یہودیوں اور ہندوؤں کی طرح ہم بھی سرمایہ دارانہ عقلیت (Rationality)، اور عملیت[1] (Praxis) کی ایک مذہبی توجیہ بیان کرنے لگیں، اور یوں غلبۂ دین کی جدوجہد بے معنی ہوکر رہ جائے گی"[2]۔

سرمایہ دارانہ نظام کے چند نقصانات

سرمایہ دارانہ نظام کے متعدّد نقصانات ہیں، جن کا اس مختصر سی تحریر میں اِحاطہ ممکن نہیں، البتہ اُن میں سے چند بڑے نقصانات حسبِ ذیل ہیں:

(۱) مُعاشی لحاظ سے مُعاشرے کی طبقاتی تقسیم

سرمایہ دارانہ نظامِ معیشت بنیادی طَور پر قدرتی وسائل کی لُوٹ کھسوٹ، انسانی اَقدار کی پامالی، اور حرِص ولالچ پر مشتمل ہے، اس نظام کے باعث مُعاشرہ مُعاشی طبقات میں تقسیم ہو چکا ہے، لوگوں میں اونچ نیچ کا فرق پیدا ہو چکا ہے، جس کے نتیجے میں

---

(۱) "دُروسِ سرمایہ کاری" "سرمایہ داری کا عالَمی غلبہ، ص۱۵، ۱۶۔

(۲) یعنی ایک تصورِ عمل جس میں وجودِ باری تعالی کی فعلیت (Functionality) کو مطلقًا اور مستقلاً معطل تصوُر کیا جائے، اور انسان یا انسانیت کو (معاذ اللہ) رب، خالق اور قادرِ مطلق مانا جائے۔

سرمایہ دار لوگ امیر سے امیر تر، اور غریب لوگ غریب سے غریب تر ہوتے چلے جارہے ہیں، صرف یہی نہیں بلکہ سرمایہ دارانہ نظام کی ظالمانہ پالیسیوں کے نتیجے میں غریب، پسماندہ اور ترقی پذیر ممالک کی آنے والی نسلیں تک، آئی ایم ایف (IMF) اور ورلڈ بینک (World Bank) کی صورت میں اس سرمایہ دارانہ نظام کی مقروض ہوچکی ہیں۔

(۲) سرمایہ دارانہ نظام کے باعث عام ہونے والی چند دیگر بُرائیاں

سرمایہ دارانہ نظام کے باعث مُعاشرے میں مال ودَولت کی ہَوس، لالچ، بدعنوانی، بددیانتی، جھوٹ اور رشوت جیسی برائیاں عام ہیں، لہذا آج ایک مزدور سے لے کر ڈاکٹر (Doctor)، وکیل (Lawyer)، پروفیسر (Professor)، بزنس مین (Businessman) اور سیاستدان (Politician) تک، ہر شخص کا مقصدِ حیات پیسہ کمانا قرار پاچکا ہے، اور یہی وجہ ہے کہ جن لوگوں کا بنیادی مقصد انسانیت کی خدمت ہونا چاہیے تھے، وہ حلال وحرام کی پرواہ کیے بغیر ہر جائز وناجائز طریقے سے زیادہ سے زیادہ سرمایہ جمع کرنے میں مصروف ہیں۔

(۳) اسلامی نظامِ معیشت کی انفرادیت

جبکہ سرمایہ دارانہ نظام کے مقابلے میں اسلامی نظامِ معیشت، عدل وانصاف، مُساوات، مفادِ عامّہ، اور فلاحی تصوُّر کے اُصول پر قائم ہے، اسلام نے انسان کی بنیادی ضروریات وحاجات کو پیشِ نظر رکھ کر مُعاشی ومُعاشرتی قوانین مرتَّب فرمائے، بلکہ ہر مُعاملے میں اِیثار وقربانی، انسانی خدمت اور خیر خواہی کا جذبہ پیشِ نظر رکھا۔ مختصر یہ کہ اسلامی نظامِ معیشت میں انسانیت کی خدمت، اور انسانی ضروریاتِ زندگی کی فراہمی اوّلین ترجیح ہے، جبکہ سرمایہ دارانہ نظامِ معیشت ومُعاشرت اس جذبہ سے عاری ہے!!

لہٰذا ضرورت اس اَمر کی ہے کہ ہم سرمایہ دارانہ نظام کو اپنانے کے بجائے اسلامی نظامِ معیشت کے پابند ہو جائیں، لوگوں کے لیے زیادہ سے زیادہ آسانیاں پیدا کریں، زیادہ مہنگے داموں چیزیں فروخت نہ کریں، ملاوٹ اور ناپ تول میں کمی نہ کریں، اپنے مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی کریں، غریبوں کی مدد کریں، یتیموں مسکینوں کی مدد کریں، مال ودَولت کو مقصدِ حیات نہ بنائیں، نیز خیر و بھلائی کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیں!۔

(۴) سرمایہ داری کی ہَوس اور ہماری ذمہ داری

سرمایہ داری کی ہَوس نے انسان کو خود غرض بنادیا ہے، وہ مال ودولت کی حرص ولالچ میں اِیثار، قربانی، رحم دلی، شفقت، حُسنِ سُلوک اور قناعت جیسے جذبات سے محروم ہوتا جا رہا ہے، صرف یہی نہیں بلکہ سرمایہ داری کی ہَوس کے باعث انسان کا اپنے رب تعالی سے تعلق بھی شدید متاثر ہوا ہے، بندہ اپنے خالق سے روز بروز دُور ہوتا جا رہا ہے۔ لہذا انسان کو چاہیے کہ اپنے اندر صبر وشکر کے اَوصاف پیدا کرے، اور قناعت پسندی کی عادت ڈالے؛ تاکہ زیادہ سرمائے کی لالچ میں حلال وحرام کا فرق نہ بھولے، مادر پدر آزادی کا خیال اپنے دل ودماغ سے نکال دے، خود کو اس کائنات کا خدا نہ سمجھے، سرمایہ دارانہ نظام کے پیرو کاروں کی طرح اللہ تعالی کی ہمسری کا دعوی نہ کرے، بلکہ خالقِ کائنات عزّوجلّ کا عاجز وحقیر بندہ بن کر رہے، اُس کی اِطاعت وفرمانبرداری کرے، قرآن وسنّت کے اَحکام پر عمل کرے، اور ضرورت سے زیادہ مال ودَولت جمع نہ کرے؛ کہ ایسا کرنا ایک مسلمان کو زیبا نہیں دیتا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۬ؕ قُلِ الْعَفْوَ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ﴾[1] "اور تم سے پوچھتے ہیں

---

(۱) پ۲، البقرة: ۲۱۹.

کیا خرچ کریں؟ تم فرماؤ: جو فاضل بچے (یعنی جتنا تمہاری حاجت سے زائد ہو) اسی طرح اللہ تم سے آیتیں بیان فرماتا ہے؛ کہ کہیں تم دنیا اور آخرت کے کام سوچ کر کرو"۔ یعنی جتنا تمہاری دُنیوی ضرورت کے لیے کافی ہو وہ لے کر، باقی اپنے نفعِ آخرت کے لیے خیرات کر دو!۔

صدر الاَفاضل علّامہ سیِّد نعیم الدین مُرادآبادی رحمہ اللہ تعالی اس آیتِ مبارکہ کے تحت لکھتے ہیں کہ "ابتدائے اسلام میں حاجت (ضرورت) سے زائد مال کا خرچ کرنا فرض تھا، صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اپنے مال میں سے اپنی ضرورت کی قدر لے کر باقی سب راہِ خدا میں تصدُّق (صدقہ) کر دیتے تھے، (البتہ) بعد میں یہ حکم آیتِ زکات سے منسوخ ہو گیا"[1]۔

امیر المؤمنین سیِّدنا عثمان بن عفّان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «لَيْسَ لِابْنِ آدَمَ حَقٌّ فِي سِوَى هَذِهِ الخِصَالِ: (۱) بَيْتٌ يَسْكُنُهُ (۲) وَثَوْبٌ يُوَارِي عَوْرَتَهُ (۳) وَجِلْفُ الخُبْزِ وَالمَاءِ»[2] "انسان کو ان چیزوں کے علاوہ کسی چیز کی حاجت نہیں: (۱) رہنے کے لیے گھر، (۲) تن ڈھانپنے کے لیے مناسب لباس (۳) اور روٹی اور پانی پینے کے برتن" یعنی یہ چیزیں انسان کی بنیادی ضروریات ہیں؛ کیونکہ ان کے بغیر گزارہ نہیں، جبکہ دیگر اشیاء اور سُہولیات وغیرہ کے بغیر بھی گزارہ ممکن ہے۔

لہذا انسان کو چاہیے کہ اپنی ضرورتیں محدود سے محدود تَر رکھے، خواہشاتِ نفس اور سُہولیات کو ضرورت و مجبوری نہ بنائے، اپنے اردگرد رہنے والے دیگر لوگوں کا بھی خیال رکھے، اور اگر اللہ تعالی نے مال ودَولت سے نوازا ہے تو تجوریاں بھرنے اور

---

(۱) "تفسیر خزائن العرفان" پ ۲، البقرۃ، زیرِ آیت: ۲۱۹، ۷۱۔

(۲) "سنن الترمذي" أبواب الزُهد، ر: ۲۳۴۱، صـ۵۳۵.

بینک بیلنس (Bank Balance) بڑھانے کے بجائے راہِ خدا میں صدقہ کرے، غریبوں مسکینوں کی مدد کرے، حاجتمندوں کی حاجت رَوائی کرے، اور اپنے مسلمان بھائیوں کے کام آئے؛ کہ اللہ رب العالمین نے خیر وبھلائی کے کاموں کا حکم دیا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾[1] "بھلے کام کرو اس امید پر کہ تم نَجات یافتہ ہوجاؤ!"۔

دعا

اے اللہ! ہمیں اسلامی نظامِ معیشت اور نظامِ مُعاشرت کو عملی طَور پر اپنانے کی توفیق عطا فرمائے، اِیثار، قربانی، حُسنِ سُلوک اور خیر خواہی کا جذبہ عطا فرما، حلال وحرام میں فرق کی سوچ اور فکر عطا فرما، انسانیت کی خدمت کا جذبہ عطا فرما، سرمایہ دارانہ نظام سے بچا، رشوت ، سُود اور لُوٹ کھسوٹ سے محفوظ فرما، اور قرآن وسنّت کے اَحکام پر پورا پورا عمل کرنے کی توفیق عطا فرما!۔

اے اللہ! اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے وسیلۂ جلیلہ سے ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بےکس پناہ میں قبول فرما، ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسُنّت سے محبت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سُستی وکاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام

---

(۱) پ۱۷، الحجّ: ۷۷.

فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بُخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں مُلک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی اور چھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفادے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کردے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کردے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فَلسطینی اور کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان، مال، عزّت، آبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.